مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

مولانا مفتی محمود اور مولانا سمیع الحق کی ہری پور جیل میں مصروفیات

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۱۹۷۷ء تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران ہری پور جیل میں جناب شفیق الدین فاروقی کی ڈائری

قسط (۲۸)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ و اقارب، اہل محلّہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

موجودہ قسط سن وار ترتیب سے ہٹ کر مرتب کی گئی ہے جس میں 1977ء کے تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران جیل میں اسارت کی روئیداد لکھی گئی ہے۔ یہ ڈائری میرے معزز و مکرم بڑے ہم زلف (بھائی جان کے نام سے خاندان میں معروف) جناب شفیق الدین فاروقی صاحب نے تحریر کی جو کہ مولانا سمیع الحق صاحب کے معاون خصوصی، سیکرٹری، سفر و حضر کے ساتھی ہونے کے ساتھ ساتھ داماد بھی ہیں۔ گزشتہ ایک سال سے آپ شدید علیل ہیں۔ قارئین سے ان کی جلد از جلد صحت کیلئے دعا کی درخواست بھی ہے، اس ڈائری میں جہاں مولانا سمیع الحق کے جیل کی مصروفیات پر روشنی پڑتی ہے وہیں پہ جمعیت علماء اسلام کے عظیم رہنما تحریک نظام مصطفیٰ کے سرخیل مولانا مفتی محمود صاحب کے احوال و کوائف کا بھی یہ گنج گرانمایہ ہے۔

مولانا سمیع الحق کا اکوڑہ خٹک میں جلوس کی قیادت اور گرفتاری:

۲۹/مارچ ۱۹۷۷ء: آج صبح راولپنڈی گیا۔ عامل سے ملاقات ہوئی اور پھر دوپہر کو واپس اکوڑہ پہنچا۔ حسب پروگرام پولیس کو گرفتاری دینی تھی، شام کی نماز کے بعد تقریباً ساڑھے پانچ بجے شیخ الحدیث مدظلہ نے دعاؤں کے

ساتھ رخصت کیا' تمام احباب نے دعا میں ایک خاص قسم کا درد محسوس فرمایا۔لوگوں نے مولانا سمیع الحق کے گلے میں ہار ڈالے پھر انہوں نے ایک زبردست جلوس کی قیادت کی۔ چونگی کے قریب پولیس اور F.C نے مداخلت کی' ہمیں جلوس سے علیحدہ کر کے حراست میں لے لیا گیا اور پولیس بس کے ذریعے اکوڑہ تھانہ پہنچا دیا گیا۔تھانے پہنچنے کے بعد کاغذی کاروائی میں کچھ وقت گذرا اور پھر پولیس والے خاطر مدارت میں لگ گئے۔رات کو ۹ بجے رازم خان' محمود الحق' عبدالستار اور حامد' راشد گھر سے کھانا اور دودھ وغیرہ لے کر آئے' کھانا کھانے کے بعد تھانیدار کے کمرے میں سو گئے جو کہ ہمارے لئے خالی کیا گیا تھا۔ شاید زندگی میں پہلی رات تھی جو اسارت میں گزر رہی تھی ایک احساس تھا جو کہ چین نہیں لینے دیتا تھا۔

۳۰/مارچ: صبح ناشتہ گھر سے آیا اور پھر محمود الحق حقانی (مولانا مدظلہ کے بھائی پروفیسر،اسلامیہ کالج پشاور) کو ٹیلیفون کر کے گاڑی منگوالی۔ اسی گاڑی میں نوشہرہ عدالت کو روانہ ہوئے' پولیس کی ایک گاڑی بھی ہمراہ تھی اور ہماری کار میں کیانی صاحب تھانیدار بمعہ اسٹین گن موجود تھا۔نوشہرہ عدالت نے نوشہرہ جیل کے احکامات صادر کئے' نوشہرہ جیل میں جگہ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے پشاور جیل بھیجا گیا۔ پشاور جیل میں بھی جگہ نہ تھی' لہٰذا پشاور سے ہری پور کے لئے روانہ ہوئے۔تقریباً ساڑھے چار بجے ہری پور پہنچ گئے۔ یہاں تمام لوگ پہلے سے منتظر تھے۔ زبردست خیر مقدم ہوا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ہری پور جیل کے ہر پودے سے پھول نوچ کر ہم پر نچھاور کئے جا رہے ہیں۔ برادرم مولانا انوار الحق پہلے سے یہاں اسیر ہیں' ان ہی کی بیرک میں جگہ پائی۔شب بھر رات نعرے گونجتے رہے۔

مولانا سمیع الحق کی گرفتاری پر مفتی محمود کا اُن کے ہری پور جیل بھیجنے کی دعائیں:

۳۱/مارچ: صبح نہایت سہانی تھی۔صبح حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے ملاقات کی' مفتی صاحب نے فرمایا کہ مجھے گرفتاری کی اطلاع بذریعہ اخبار ملی تھی' اور اسی وقت سے دعا کر رہا تھا کہ مخوں (یہ ظرافت آمیز خودساختہ نام ہے جس سے مفتی صاحب اور مولانا سمیع الحق ایک دوسرے کو پکارتے تھے) کو جلدی بھیج' جیل میں اکثر احباب ملنے کے لئے آئے جو کہ خود بھی اسیر ہیں جیسے اختر ایوب (صدر ایوب کے بیٹے)،طارق صاحب'اصغر خان کے بھائی اور کئی ایم این اے اور اہم پی اے حضرات' جیل میں کل ۹ احاطے ہیں۔ ہمارا قیام احاطہ نمبر ۵ کی بیرک نمبر ۳ میں ہے۔میرے دائیں طرف مولانا سمیع الحق صاحب کا بستر ہے اور بائیں طرف انوار الحق کا۔ ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء طلباء' وکلاء کا ایک ہجوم ہے۔آج برادرم انوار الحق کو ایک حادثہ پیش آیا۔دوپہر اور رات کو ہماری دعوتیں تھیں' زیادہ تر وقت مفتی صاحب مدظلہ کی صحبت میں گزر رہا ہے۔مولانا سمیع الحق صاحب نے گنتی کے وقت یعنی ساڑھے چار بجے سے پانچ بجے تک جب بیرک کی تالہ بندی ہوتی ہے ترجمہ اور درس قرآن شروع

کردیا۔ تمام بیرک نہایت ذوق وشوق سے سنتی ہے۔ آج قومی اتحاد کی اپیل پر تمام جیل سے اذانیں بلند ہوتی رہیں۔ نماز جمعہ مفتی محمود صاحب نے پڑھائی۔ اور شاید پہلی بار جیل میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مفتی صاحب نے نماز جمعہ اور جیل کے موضوع پر ایک مفصل تقریر کی اور دلائل سے ثابت کیا کہ جیل میں نماز جمعہ ہوسکتی ہے۔

یکم اپریل: آج انوار الحق کی ضمانت ہوگئی ہے اور وہ ساڑھے پانچ بجے ہری پور سے اکوڑہ روانہ ہوگئے۔ جیل میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں۔ پانچ پانچ دس دس آدمیوں کا ایک گروپ بنا ہوا ہے' قیدی خود پکاتے ہیں' خوراک کا تمام سامان جیل میں دستیاب ہے اور ضرورت پڑنے پر باہر سے بھی منگوایا جاسکتا ہے۔

۲/اپریل: آج ملاقات کے لئے اشفاق الرحمٰن (مولانا مدظلہ کے ماموں زاد بھائی) آیا۔ اس سے باہر کے حالات معلوم ہوئے۔ مولانا سمیع الحق نے بعد نماز عصر عمومی درس حدیث شروع کردیا ہے۔ پہلے یہ درس مفتی صاحب نے شروع کیا تھا لیکن جیل کے عملے نے اوپر حکام کی وجہ سے پابندی لگادی تو مفتی صاحب مدظلہ نے مولانا کو یہ ذمہ داری سونپ دی، اس درس میں تمام اسیران سیاسی واخلاقی شرکت کرتے ہیں۔ احاطہ نمبر ۵ کا گراؤنڈ سب سے وسیع ہے۔ یہاں پر اکثر لوگ فٹ بال کھیلتے ہیں اور ایک حصہ میں کبڈی کے لئے لوگ جمع ہوجاتے ہیں۔

۳/اپریل: آج اتوار ہے' تمام ملک کی طرح جیل کا عملہ بھی چھٹی پر ہے۔ لہٰذا اتوار کے دن ملاقات کی بھی چھٹی ہے۔ سپریٹنڈنٹ جیل سے ہم نے مفتی صاحب کے احاطے نمبر ۹، کمرہ نمبر ۷ کی چابی لے لی ہے۔ اس احاطہ میں دو بیرک کی صفیں ہیں اور ہر بیرک میں ۲۵ عدد کمرے ہیں' جیل کی اصلاح میں ان کمروں کو چکی کہتے ہیں۔ مفتی صاحب کے لئے ۲۴ اور ۲۵ نمبر چکی کی درمیانی دیوار نکال دی گئی ہے۔ اور اتفاق ہے کہ اس احاطہ کا نمبر ۹ ہے جو کہ آج کل مکمل خالی ہے' صرف مفتی صاحب اور سمیع الحق صاحب اور راقم الحروف اکٹھے ہوتے ہیں۔

مفتی صاحب کا تذکرہ آزاد کی روشنی میں سورہ یوسف کی تفسیر بیان کرنا:

۴/اپریل: صبح مفتی صاحب کے پاس گئے' کافی دیر صحبت رہی' آپ نے مولانا ابوالکلام کی تصنیف تذکرہ سے سورۃ یوسف کی تفسیر بیان کی اور خاص کر اِس شعر ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے پر پہنچ کر عجیب گل فشانی کی پھر اشعار کا دَور چلا اور مختلف اساتذہ کے کلام پر بحث ومباحثہ ہوا۔ شام کو گنتی کے لئے تمام لوگوں کو بیرک میں بند کردیا گیا میں اور مولانا سمیع الحق اپنی بیرک میں نہیں گئے اور گنتی باہر ہی سے لکھوا دی۔ گنتی کا وقت گزرنے کے بعد بھی تمام حضرات بند رہے اور دروازہ نہ کھولا گیا۔ ہم لوگ چکر پر چکر کاٹتے رہے پھر ڈیوٹی پر موجود جمعدار سے مفتی صاحب کے احاطہ کا دروازہ کھلوا کر مفتی صاحب کے پاس چلے آئے۔ اس وقت تمام جیل خالی نظر آتی ہے۔ سب لوگ بند ہیں' اچانک مفتی صاحب کے احاطہ کے باہر ایک ایمبولینس رُکی۔ میں نے مفتی صاحب کو اطلاع دی اور کہا کہ شاید آپ کو منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر اور سپریٹنڈنٹ آیا اور مفتی

صاحب کو بتایا کہ ایکس رے کیلئے ہسپتال جائیں گے۔ مفتی صاحب چلے گئے اور ہم انتظار کرتے رہے مفتی صاحب کے واپس آنے پر رات کا کھانا کھایا۔

جیل کی کیفیت اور مفتی صاحب کا غبارِ خاطر موضوع بحث بنانا:

۵/اپریل: حسب معمول صبح اپنے چیف (مفتی محمود صاحب کو اس نام سے مولانا سمیع الحق ظرافتاً پکارتے تھے) کے پاس چلے گئے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی ''غبار خاطر'' موضوع بحث تھی' بات چلی اور پھر ''وائٹ جیسمین'' پر ختم ہوئی۔ سمیع الحق صاحب نے قہوہ کی خواہش کی تو راقم الحروف نے قہوہ بنوایا۔ مفتی صاحب نے اہم تاریخی واقعات کے ضمن میں حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں چند عجیب وغریب واقعات بیان کئے۔ میرا چھوٹا بھائی عامل بھی ملاقات کے لئے آیا۔ رات کا کھانا مفتی صاحب کے ہمراہ کھایا۔ سمیع الحق صاحب نے انگریزی کا سبق (سیکھنا) شروع کردیا ہے۔ شیخ الحدیث مدظلہ کا گرامی نامہ مولانا سمیع الحق صاحب کے نام موصول ہوا۔ ہم نے اپنا ایک بستر احاطہ نمبر ۹ میں منتقل کردیا ہے۔ اس پورے احاطہ میں صرف مفتی صاحب مولانا مدظلہ اور ناچیز کی راجدھانی ہے۔ آج بیرک میں کھانا رات کو ۱۲ بجے تقسیم ہوا۔ تمام رات بارش ہوتی رہی۔ بارش کا پانی بیرک میں آنا شروع ہوگیا جو کہ سلاخ دار دروازہ کپڑا لگا کر بند کردیا گیا۔

مولانا سمیع الحق کو جمعیت کا مستقل رسالہ شروع کرنے کا مشورہ:

۶/اپریل: آج طبیعت قدرے سست رہی۔ جیل میں ہروقت انقلابی اور تحریکی نعرے بلند ہوتے رہتے ہیں' لیکن وہ آواز جو سب سے بھلی معلوم ہوتی ہے' ایک تو اُس معمر شخص کی ہے جو کہ ہروقت باآواز بلند کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے اُس کی آواز جو صبح نیند میں بوجھل آنکھوں کو یکدم کھول کر رکھ دیتی ہے اور دوسرا وہ شیخ صاحب جو نماز فجر کے بعد بیرک میں آکر ''چولھے او لگوئی'' کی صدا لگاتے ہیں اور چولہے سلگنے کے تصور کیساتھ کے چائے کی خوشبو اسمیں شامل ہوکر نیند کو بھگا دیتی ہے۔ مفتی صاحب نے سمیع الحق صاحب کو موضع سخن بنایا اور جمعیت کیلئے ایک مستقل رسالہ نکالنے کے بارے میں مشورہ دیا۔ جیل میں کل ۹ احاطے ہیں اور ہر احاطہ میں تقریباً ۶ بیرک ہیں۔ ایک بیرک میں ۳۶ اشخاص کی گنجائش ہے تمام احاطوں کے دروازے باہر چکر میں کھلتے ہیں' چکر کے درمیان میں مطبخ ہے اور مطبخ کے اوپر ایک بڑی گھنٹی لگی ہوئی ہے۔ جو وقت بتاتی رہتی ہے' ہر ایک گھنٹہ کے بعد جو وقت ہو اتنی مرتبہ اسے بجایا جاتا ہے۔

جیل میں دعوتوں کا سلسلہ اور میوہ جات کی بہتات:

۷/اپریل: آج ملاقات کے لئے اکوڑہ خٹک سے کوئی شخص نہیں آیا۔ آج پشاور اور قرب و جوار کے علاقوں سے تقریباً ۶۰ اسیران اور پہنچ گئے جن میں مفتی صاحب کے صاحبزادے فضل الرحمٰن بھی ہیں۔ دعوتوں کا سلسلہ ابھی تک

جاری ہے' ہم نے ابھی تک کھانا اپنی بیرک میں نہیں کھایا ہے۔ دعوتیں بھی معمولی نوعیت کی نہیں ہیں بلکہ پر تکلف ہوتی ہیں۔ پہلے پہل صبح کی نماز کیلئے اٹھنے میں دقت تھی اب آنکھ خود بخود کھل جاتی ہے۔ ہمارے احاطے میں خوبانی اور آلو بخارا کے درخت موجود ہیں جن پر پھل خوب آیا ہے' دس پندرہ روز تک پک کر تیار ہو جائیں گے۔ انگور کے خوشے ابھی سیاہ مرچ کی جسامت کے ہیں۔ شہتوت بہت عمدہ ہیں روزانہ دوپہر کو کھانے کے بعد توڑ لیتے ہیں۔

۸/اپریل: آج جیل میں قدرے اشتعال پایا جاتا ہے۔ احکام نے ملاقات میں سختی کر دی ہے' اکوڑہ خٹک سے آج بہت بڑی مقدار میں کھانا آیا جس میں کچے مرغ بھی تھے' ہماری اور مفتی صاحب کی دعوت ہے۔ رات کو ۸ بجے تک ہم میزبان کا انتظار کرتے رہے کہ آئے گا اور اس کے ہمراہ جا کر کھانا کھالیں گے۔ تقریباً ۸ بجے کے قریب ہی اس نے اطلاع دی کہ دعوت کا انتظام باہر کیا گیا تھا اور جیل کے عملہ نے کھانا اندر لانے کی اجازت نہیں دی' لہٰذا دعوت کینسل۔ مفتی صاحب کا معمول ہے کہ دوپہر کو کھانا نہیں کھاتے ہیں' مجھ سے فرمانے لگے۔ شفیق! اب کیا ہوگا۔ میں نے کہا کہ آپ کے لئے سب کچھ موجود ہے۔ اسی وقت گھر سے آیا ہوا مرغ جس کی یخنی تیار تھی' پکا لیا گیا۔ اور سیر ہو کر کھایا۔

جیل میں قالین بانی اور دریاں وغیرہ بُننے کے احاطے:

۹/اپریل: آج راقم الحروف اور سمیع الحق صاحب نے جیل میں فیکٹری دیکھی۔ یہاں قالین' دریاں' رومال تولئے' بستر کی چادریں بن رہی تھیں۔ موچی خانہ میں جوتے تیار ہو رہے تھے اور درزی خانہ میں قیدیوں کے کپڑے سیئے جا رہے تھے: ایک جگہ چند قیدی نواڑ بُن رہے تھے۔ فیکٹری منیجر نے بتایا کہ آرڈر دینے پر چیزیں تیار کی جاتی ہیں جو چیز خریدنی چاہیں اسٹور سے لے لیں۔ نماز جمعہ مفتی صاحب نے پڑھائی اور جہاد کے موضوع پر ایک جامع تقریر فرمائی۔ تمام وقت نہایت آرام اور راحت سے گزرا۔

لاہور کے احوال کی خبر سے بے چینی اور پورے پاکستان کو جیل سے تشبیہ:

رات کو خبروں میں لاہور کے حالات سن کر طبیعت بے چین ہوگئی۔ جیل کی فضا میں ایک رنج والم کی سی کیفیت پائی جاتی ہے۔ کئی لوگ گولیوں کا نشانہ بنے' مفتی صاحب نے خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم جس جیل میں ہیں یہ ایک چھوٹی جیل ہے جبکہ پاکستان ایک بڑی جیل کا نام ہے۔ شہدا کیلئے دعائے مغفرت کی گئی۔

۱۰/اپریل: صبح خبروں میں بی بی سی اور پھر وائس آف امریکہ نے تمام حالات بیان کئے۔ افسوس کہ اتنے بڑے حادثات کے بعد بھی وزیر اعظم مستعفی نہیں ہوئے۔ ۱۰ بجے تمام طلباء کی انجمنوں نے احاطہ نمبر ۴ کی بیرک نمبر ۲ میں ایک اجلاس بلایا۔ اجلاس میں شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی' دوپہر کو مفتی صاحب کے ہمراہ کھانا کھایا اور پھر بعد نماز عصر ATC گراؤنڈ میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ رات کو مفتی صاحب کے ہمراہ دعوت میں چلے گئے اور تمام وقت شہداء لاہور کے تذکرے میں گذرا۔

مفتی صاحب اور ہماری آپس کی چھیڑ چھاڑ:

۱۱/اپریل: مفتی صاحب کی بیرک میں اب روز آنے کا معمول بن چکا ہے کہ راقم الحروف اور سمیع الحق صاحب صبح ۱۰ بجے چائے مفتی صاحب کے ہمراہ پیتے ہیں۔ اس دوران کوئی اور شخص موجود نہیں ہوتا اور خوب بات چیت ہوتی ہے کبھی میں اور سمیع الحق ایک گروپ بن کر مفتی صاحب کو تنگ کرتے ہیں اور کبھی راقم الحروف مفتی صاحب کی تائید کرتے ہوئے سمیع الحق صاحب کو تنگ کرتے ہیں۔ ابھی تک مجھے دونوں حضرات نے نشانہ ہدف نہیں بنایا ہے۔

لائٹ آن آف کرنا دسترس سے باہر:

آج پھر بارش ہوئی موسم خوشگوار ہے ابھی تک لحاف استعمال کر رہے ہیں تمام رات بجلی جلتی رہتی ہے بجلی کے سوئچ باہر ہیں' وجہ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ جیل کے اصول ہیں کہ لکڑی کی کوئی چیز جیل کی عمارت کے اندر نہیں ہوگی تا کہ کوئی آگ نہ لگا سکے۔ لوہے اور اینٹ سے تمام عمارتیں تعمیر کی جاتی ہیں' بجلی کی تاریں بھی نہایت بلندی پر لگائی جاتی ہیں اور سوئچ بھی باہر تا کہ کوئی خودکشی نہ کر سکے۔

روشنی میں نیند بھرپور نہیں آتی چند احباب نے فیصلہ کیا کہ بلب توڑ دیا جائے لیکن یہ حربہ بھی کام نہ آیا اس لئے کہ بلب پھر بدل دیا جاتا ہے لہٰذا صبر کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔

مفتی صاحب کی نوابزادہ نصر اللہ سے ملاقات:

۱۲/اپریل: اکوڑہ خٹک سے حامد، راشد اور مختلف احباب ملاقات کیلئے آئے عامل کا خط بھی موصول ہوا ہے شام کو گنتی کے وقت تمام لوگوں کو بیرکوں میں بند کر دیا گیا۔ تمام احاطوں کے دروازے بھی بند کر دیئے گئے ہم احاطہ نمبر ۹ میں اپنے کمرے میں ہی رہے۔ ۵ بجے کے قریب نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کے سیکرٹری جیل میں آئے اور مفتی صاحب کو ہمراہ لے گئے۔ مفتی صاحب کی نوابزادہ صاحب سے جیل کے ریسٹ ہاؤس میں ملاقات ہوئی۔ مفتی صاحب کی واپسی تک تمام لوگ بند رہے مفتی صاحب کی واپسی پر کھانا کھایا اور ملاقات کی باتیں دریافت کیں رات کے ۹ بجے ہیں اور بارش شروع ہوگئی ہے۔

ایک کنال ناپنے کا طریقہ بتانا:

۱۳/اپریل: آج عامل اور حضرت مولانا یوسف بنوری صاحب کے فرزند محمد بنوری ملاقات کیلئے آئے۔ کافی دیر اُن سے بات چیت ہوتی رہی دوپہر کے کھانے سے پہلے مفتی صاحب نے ہمیں ایک کنال معلوم کرنے کا طریقہ بتایا اور پھر عملاً مجھے احاطہ نمبر ۹ کی پیمائش کرنے کی تربیت دی۔ پھر حالات حاضرہ پر تبصرہ ہوتا رہا۔ رات کا کھانا کھا کر خبریں سنیں۔ مفتی صاحب نے بتایا کہ آج کسی وقت مجھے ایبٹ آباد ریسٹ ہاؤس میں منتقل کر دیا جائے گا۔ ہم نے مفتی صاحب کو کہا کہ انکار کر دیں۔ ہم بھی رات کو احاطہ نمبر ۹ میں ہی ٹھہر گئے تا کہ رات کو مفتی صاحب کو منتقل نہ کر سکیں۔ آج رات ۸ بجے زلزلہ آیا۔

۱۴اپریل: آج ملاقات کے لئے کوئی نہیں آیا۔دوپہر کی دعوت باہر تھی اور کھانے کے دوران عجیب لطیفہ ہوا مفتی صاحب کے صاحبزادے بھی ایک جگہ مدعو تھے انہوں نے کہا کہ اکٹھے چلیں گے اور دعوت ہم سب کی ایک ہی جگہ ہے ہم ان کے ہمراہ چلے گئے اور جب آدھا کھانا کھا چکے تو معلوم ہوا کہ ہماری دعوت الگ جگہ تھی۔ اتفاق سے ہمارے وہ میزبان وہیں آگئے پھر ان کے ساتھ ان کی جگہ جا کر باقی کھانا کھایا۔

اتحاد کے باوجود اختلاف علمی برقرار:

۱۵اپریل: صبح ناشتے سے فارغ ہو کر لیٹ گیا طبیعت قدرے ست تھی اور بخار کی سی کیفیت تھی محمد کا کا نے دوا دی جس سے قدرے سکون ہوا۔ مفتی صاحب کے ہاں چائے پینے کے بعد سورۃ آل عمران پر بحث چلی۔ مفتی صاحب نے مودودی صاحب کی ''تفہیم القرآن'' کا حوالہ دیا اور پھر دلائل دیتے ہوئے قائل کیا کہ یہ تفسیر ناقص ہے جس پر میں نے اُن کی توجہ اتحاد کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ مفتی صاحب نے کہا کہ علمی اختلاف اپنی جگہ ہے اتحاد اپنی جگہ۔ جمعہ کی نماز کے بعد آرام کیا اور عصر کے وقت جب گراؤنڈ میں آیا تو قبلہ والد صاحب کا خط ملا۔ میں نے مچھلی فرائی کی تھی اختر ایوب بھی آج ہم سے ملنے آئے اور فیلڈ مارشل صاحب کے بارے میں نیز دوسری سیاسی باتیں ہوتی رہیں تقریباً ایک گھنٹہ مجلس رہی۔

بھٹو کی علامہ مودودی صاحب سے ملاقات:

۱۶اپریل: آج صوبہ سرحد میں مکمل ہڑتال ہے ٹریفک بند ہے جسکی وجہ سے کوئی ملاقاتی نہیں آیا تمام دن جیل میں جلسہ اور نعرہ بازی ہوتی رہی رات کو بی بی سی نے خبروں میں مسٹر بھٹو کی مولانا مودودی سے ملاقات کا ذکر کیا۔بی بی سی کے بقول مسٹر بھٹو نے حزب اختلاف کے ایک بااثر شخصیت مولانا مودودی سے ملاقات کی۔اس پر مفتی صاحب نے تبصرہ فرمایا اور کہا کہ بااثر تو کہا جا سکتا ہے لیکن حزب اختلاف نہیں۔

۱۷اپریل: گزشتہ رات جمعیت کے ایک رکن اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار جناب عبدالستار ساکن بفہ ہزارہ کو دل کا دورہ پڑا جس پر انہیں رات ایک بجے ایبٹ آباد ہسپتال پہنچایا گیا جمعیت کی میٹنگ احاطہ نمبر ۵ کی بیرک میں ہوئی دوپہر کو کھانا کھا کر آرام کیا شام کی چائے بیرک نمبر ۴ میں تھی تمام اہم شخصیات موجود تھیں پانچ بجے بیڈمنٹن کی چند گیمیں کھیلیں کہ کسی نے اطلاع دی کہ بھٹو کی پریس کانفرنس کی تفصیلات آنا شروع ہو گئیں ہیں بی بی سی کی خبریں سنیں مولانا مودودی کی بھٹو سے ملاقات کے سبب اُنکی شخصیت مشکوک ہوگئی' جس سے جیل میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

موتیا کے پھول: ۱۸اپریل: صبح کے وقت احاطہ میں موتیا کے بیلوں سے تقریباً ایک پاؤ کے قریب پھول اترتے ہیں۔میں انہیں جمع کر کے نصف مفتی صاحب کو دے دیتا ہوں اور نصف اپنے کمرے میں رکھ دیتا ہوں جس سے تمام کمرہ کی فضاء معطر ہو جاتی ہے مفتی صاحب نے آج پھول دیکھ کر فرمایا کہ تمام پھولوں میں لطیف ترین پھول گلاب کا ہے۔